قرآن مجید کا مطالعہ

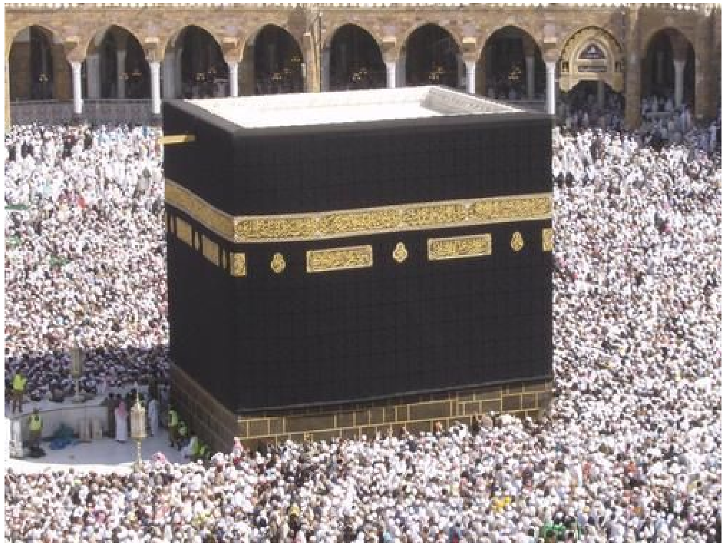

سورۃ المنافقون 63۔۔۔ منافقین کا رویہ اور اہل ایمان کو سازشوں سے بچانے کا طریقہ کار

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المنافقون 63 کا موضوع (Topic)

منافقین کا رویہ اور اہل ایمان کو سازشوں سے بچانے کا طریقہ کار

- آیات 1-3: جھوٹ
- آیات 4-6: تکبر
- آیات 7-8: دینی خدمت بالخصوص فائنانشل فنڈ یعنی زکوۃ اور صدقات کو روکنے کی ناکام کاوش
- آیات 9-11: اہل ایمان کی اصلاح اور منافقین کے پروپیگنڈا سے بچنے کا طریقہ کار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا سلسلہ مکہ مکرمہ میں جاری رہا لیکن وہاں منافقین پیدا نہیں ہو سکے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مکہ مکرمہ میں مشرکین کی بڑی آبادی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کی دعوت پڑھاتے رہے تو کچھ مخلص لوگ ایمان لائے۔ اس پر مشرکین نے ان پر جسمانی یا نفسیاتی تشدد کرتے رہے۔ اب کسی بھی منکر کو ضرورت نہیں تھی کہ وہ بظاہر ایمان لائیں اور دل میں منافق بنیں کیونکہ انہیں کوئی دنیاوی فائدہ نہیں مل رہا تھا اور ساتھ تشدد وہ کیوں حاصل کرتے۔

مدینہ منورہ میں منافقین پیدا ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت مل گئی اور زکوۃ و صدقات کے ذریعے فنڈز بھی بننے لگے جس سے معاشی مشکلات کے لیے لوگوں کی خدمت جاری رہی۔ اس وقت منافقین چاہتے تھے کہ حکومت پر قبضہ کر کے فنڈز حاصل کریں لیکن اس شہر انصار رضی اللہ عنہم کی اکثریت ایمان لا چکے تھے۔ اس لیے سیاستدانوں کو یہی طریقہ سامنے آیا کہ ہم بظاہر ایمان کا اعلان کریں اور پھر سازش کے ذریعے حکومت پر قبضہ کر سکیں۔ اللہ تعالی نے منافقین کے رویے کو اس سورۃ المنافقون میں واضح کر دیا تاکہ مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان منافقین کی سازشوں سے بچ سکیں۔ منافقین کی سازش کا طریقہ بس یہی تھا کہ وہ پروپیگنڈا کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مورال کو توڑ سکیں۔ وہ انہی انصار صحابہ کے قبیلے کے رشتے دار تھے، اس لیے ان کے اثرات آ سکتے تھے جسے اللہ تعالی نے ان کی کامیابی کو ناکام کر دیا۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ المنافقون 63: منافقین کا رویہ اور اہل ایمان کو سازشوں سے بچانے کا طریقہ کار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ.(1)	(اے رسول!) یہ منافقین جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: "ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔" یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ ضرور آپ اسی رب کے رسول ہی ہیں، مگر اللہ تعالی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین بالکل جھوٹے ہیں (کیونکہ وہ رسول پر حقیقت میں ایمان نہیں رکھتے بلکہ فراڈ کر رہے ہیں۔)
اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.(2)	انہوں نے اپنی قسموں کو سکیورٹی کے طور استعمال کر رہے ہیں چنانچہ اللہ تعالی کی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نہایت ہی برا کام ہے جو یہ کر رہے ہیں۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ. (3)	یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے پہلے ایمان کا دعویٰ کیا، پھر کفر اختیار کر لیا تو ان کے دلوں پر مہر (Seal) کر دی گئی چنانچہ اب یہ کچھ نہیں سمجھتے۔

منافقین کا جعلی پراپیگنڈا

1. بظاہر ایمان کا اعلان کرتے اور خود کو بڑے مخلص ساتھی دکھانے کی کوشش کرتے۔
2. قسم کھا کر اپنے ایمان کا اعلان کرتے تاکہ مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان پر قائل ہو جائیں۔ اس کے نتیجے میں منافقین جعلی کہانیاں سنا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دینی مورال کو توڑنے کی کوشش کرتے تھے۔

سورۃ المنافقون 63: منافقین کا رویہ اور اہل ایمان کو سازشوں سے بچانے کا طریقہ کار

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ. (4)	انہیں جب آپ دیکھیے کہ ان کی خوبصورت شخصیت آپ کو (خدانخواستہ) متاثر ہو سکیں جبکہ وہ جب گفتگو کرتے ہیں تو اِن کی گفتگو کو آپ لوگ سن لیتے ہیں (اور خطرہ یہی ہوتا ہے کہ آپ متاثر ہو جائیں۔) ان منافقین کی مثال ایسی ہے گویا لکڑی کے سٹیچو ہی ہیں جنہیں (لباس پہنا کر) دیوار سے ٹکا دیا گیا ہے۔ ہر خطرے کو اپنے ہی اوپر ٹوٹتے محسوس کرتے ہیں۔ حقیقتاً یہی دشمن ہیں چنانچہ آپ ان سے بچ کر رہیے گا۔ اللہ تعالی انہیں غارت کرے کہ ان کی عقل کس طرح الٹ گئی ہے!
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ. (5)	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آیئے، اللہ تعالی کا رسول آپ کے لیے مغفرت کی دعا کریں، تو سر مٹکاتے ہوئے بڑے تکبر کے ساتھ کندھے ہٹا کر چلتے جاتے ہیں۔
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ. (6)	آپ ان کی مغفرت چاہیں یا نہ چاہیں، اِن کے لیے یکساں ہے۔ اللہ تعالی انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا کیونکہ اللہ تعالی اس طرح کے نافرمان لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا ہے۔

منافقین کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ خوبصورت لباس پہن کر مسجد نبوی میں پہنچ جاتے اور شکل ایسی بنا دیتے کہ لوگ متاثر ہو جائیں۔ اس کے ساتھ بڑی خوبصورت گفتگو بھی کر لیتے تھے لیکن ان کے ہاں خلوص نہیں تھا۔ جب بھی ان کی بات نہ مانی جایئے تو وہ تکبر کر کے باہر چلے جاتے تھے۔ اللہ تعالی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کے رویے کی باڈی لینگیج سے چیک کر لیا کریں تاکہ وہ منافقین سے متاثر نہ ہوں۔ اللہ تعالی فوراً ہی انہیں سزا دے کر ہلاک کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالی نے ہر انسان کو طویل مہلت دی ہوئی ہے۔ ان کا لیڈر بالخصوص عبداللہ بن ابی نیچرل مر گیا اور اس کے مریدوں کو واضح ہو گیا کہ ان کی سازشیں ناکام ہو گئی ہیں۔ اس لیے پھر ان کی اکثریت خلوص کے ساتھ ایمان لائیے۔ اللہ تعالی نے ہدایت کا اصول بتا دیا ہے کہ جس میں خلوص کی رمک موجود ہے تو پھر ہدایت مل جاتی ہے اور جو 100% منافق ہوں تو وہ ہدایت پر نہیں آتے ہیں۔

سورۃ المنافقون 63: منافقین کا رویہ اور اہل ایمان کو سازشوں سے بچانے کا طریقہ کار

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ. (7)	یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان (مہاجرین) لوگوں پر کچھ خرچ نہ کریں جو رسول اللہ کے پاس آ کر جمع ہوئے ہیں تاکہ وہ منتشر ہو جائیں۔ حقیقت یہی ہے کہ زمین اور آسمانوں کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، مگر یہ منافقین سمجھتے نہیں ہیں۔
يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ.(8)	کہتے ہیں کہ ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو ہم طاقتور، ان بے حیثیت (مہاجر) لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے۔ حالانکہ طاقت اور غلبہ تو حقیقت میں اللہ، اس کے رسول اور ان پر مخلص اہل ایمان کے لیے ہے، مگر یہ منافقین جانتے نہیں ہیں۔

منافقین کا اصل فوکس تو یہ تھا کہ وہ قومی فنڈز پر قبضہ کر سکیں۔ اس کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے مہاجرین کو اپنا بھائی قبول کر لیا تھا اور یہی انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ اس زمانے میں ہر قبیلہ کی حیثیت سیاسی پارٹی کے طور پر تھی اور اسی کو عصبیت کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں جس طرح ہر پارٹی کے سیاستدان، دوسرے پارٹیوں کے خلاف جعلی پراپیگنڈا کرتے ہیں، بالکل اسی طرح منافقین کی کوشش تھی کہ وہ مہاجرین اور انصار میں لڑائی کروا لیں تاکہ پھر انصار ہی مہاجرین کو باہر نکال دیں۔

منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی نے سفر کے دوران کہا کہ ہم ان مہاجرین کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی جو خلوص کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ ان مخلص عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو ہی مدینہ میں آنے ہی نہیں دیا کہ آپ کو اب مدینہ منورہ میں رہنے نہیں دیں گے جیسا آپ نے کہہ دیا تھا۔ اب منافقین نے بڑی معذرت کی تو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں آنے دیا۔

منافقین کی سازش ناکام ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مورال شاندار رہا۔ کبھی بھی مہاجرین اور انصار میں لڑائی نہیں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد انصار نے کسی اختلاف کے بغیر مہاجرین ابو بکر، عمر، عثمان، علی، حسن اور معاویہ رضی اللہ عنہم کو حکمران کا انتخاب کیا۔ انصار مدینہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پارلیمنٹ میں رہے اور وہی حکومتی ڈیپارٹمنٹس چلاتے رہے۔

سورۃ المنافقون 63: منافقین کا رویہ اور اہل ایمان کو سازشوں سے بچانے کا طریقہ کار

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ. (9)	اہل ایمان ! آپ کا فنڈ اور اولاد آپ کو بھی (اِن منافقوں کی طرح) اللہ تعالی کی یاد سے غافل نہ کر سکیں چنانچہ (آپ یاد رکھیے گا کہ) جو ایسا کریں گے، وہی نقصانات ہی میں حاصل کریں گے۔
وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ. (10)	ہم نے جو کچھ آپ کو عطا فرمایا ہے، اس کا حصہ (اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ کیجیے۔اس سے پہلے کہ آپ میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے، پھر وہ (حسرت سے) کہے کہ "اے رب! آپ نے مجھے کچھ اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں آپ کی راہ میں خرچ کرتا اور ایسا کرتا تو آج صالحین کے حصے میں ہو جاتا۔"
وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ. (11)	حالانکہ جب کسی کا وقت آ پہنچے گا تو اللہ تعالی ہر گز اسے ڈھیل نہ دے گا اور جو کچھ آپ کرتے ہیں، اللہ تعالی اُس سے خوب واقف ہے۔

منافقین کا ٹارگٹ تو یہی تھا کہ وہ حکومتی فنڈز پر قبضہ کر سکیں لیکن مسلسل ناکامی ہوتی رہی۔ منافقین کا فائنل رزلٹ اس وقت آیا جب اللہ تعالی نے سورۃ التوبہ میں حکم دیا کہ تمام اہل ایمان تبوک کی طرف جائیں۔اس وقت صورتحال یہ تھی کہ دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور رومن ایمپائر نے لشکر اکٹھے کر کے مدینہ منورہ پر حملے کی پلاننگ کر رہے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پریوینٹو ایکشن کیا تاکہ رومن ایمپائر کی پلاننگ ناکام ہو جائے۔

تبوک سفر میں شدید گرمی کا موسم تھا اور ساتھ باغ پکنے والے میں چند دن باقی تھے تو سفر شروع ہو گیا۔اب خطرہ یہ تھا کہ پورے سال کی زرعی محنت ناکام ہو جائے گی اور نقصانات ہو جائیں گے۔ تمام مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے الٹا عمل کیا کہ ان کے گھروں میں جو کچھ بھی فنڈ موجود تھا، وہ سب اس لشکر میں استعمال کر دیے۔ صرف اور صرف منافقین ہی باقی تھے جو اس سفر میں جا ہی نہیں سکتے تھے۔اس سے ون ٹو ون ہر منافق کا نام آ گیا اور ثبوت یہی نکلا کہ جو شخص بھی تبوک نہیں گیا تو وہ منافق ہے۔

تبوک سفر کا رزلٹ یہ ہوا کہ رومن ایمپائر لشکر حملہ ہی نہیں کر سکا بلکہ ان کے صوبے اردن اور تبوک سب ہی بغیر جنگ کے سرنڈر ہو گئے۔اللہ تعالی نے اس سے زیادہ بڑا فنڈ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچا دیا۔ باقی منافقین تو ان کی ذلیل حیثیت ہی رہی۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t